

شُرک کا صحیح مفہوم



رقم
قاری محمد راشد محمود رضوی



انجمن فکر و رضا

مکتبہ النور لاہور

شُرک کا صحیح مفہوم

از قلم

قاری محمد راشد محمود قادری رضوی

خطیب جامع مسجد فیضانِ مدینہ

ناشر

انجمن فکرِ رضا

جامع مسجد فیضانِ مدینہ گلشن پارک لاہور

اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب	-----	شرک کا صحیح مفہوم
مصنف	-----	قاری راشد محمود قادری رضوی
صفحات	-----	۲۳۷
کیپوزنگ	-----	ورڈز میکر
سرورق	-----	عدنان گرافکس لاہور
طابع	-----	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
اشاعت	-----	ہفتہ ۲ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۸ء
تعداد	-----	ایک ہزار
ناشر	-----	مسلم کتابوی لاہور
قیمت	-----	20 روپے

انجمن فکر رضا

جامع مسجد فیضانِ مدینہ گلشن پارک لاہور منگل پورہ

انتساب

امام الائمہ کاشف الغمہ سراج الائمہ

حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ
امام اہل سنت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت
الشاہ مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

اور

آفتاب علم و حکمت منبع رشد و ہدایت محدث اعظم پاکستان
مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فیصل آبادی
سیدی و مرشدی نائب محدث اعظم شیخ طریقت و شریعت ثانی الرضا
مولانا پیر ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ سمندری شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محترم قارئین!

مخالفین اہلسنت وجماعت عوام اہلسنت کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف طرح کے حربے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ کبھی تو عقائد اہلسنت پر کچھڑا اچھالتے ہیں اور کبھی بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو اپنے دام تذریر میں پھنسا کر ان کو باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ انبیاء اولیاء سے استمداد، توسل و شفاعت طلب کرنا شرک ہے اور یہ سنی لوگ شرک کرتے ہیں۔

ان عاقبت نا اندیشوں کا سب سے بڑا فتویٰ اہلسنت وجماعت کے خوش عقیدہ لوگوں پر شرک کا فتویٰ ہے۔ جس سے یہ لوگ امت مسلمہ کی اکثریت کو شرک قرار دے رہے ہیں۔

اپنے عقیدے سے نابلد و نا آشنا حقیقت و مجاز اور ذاتی عطائی کا فرق نہ جاننے والے سادہ لوح لوگ ان کے دام تذریر میں آکر گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے بندہ ناچیز نے مناسب سمجھا کہ حقیقت و مجاز اور ذاتی عطائی کے فرق اور شرک کے صحیح مفہوم کو سہل انداز میں بیان کیا جائے تاکہ سنی مسلمان ان کے باطل ہتھکنڈوں سے محفوظ رہ سکیں اور یہ جان لیں کہ یہ فتویٰ آج کا نہیں بلکہ چودہ سو سال پہلے یہودیوں نے نبی کریم ﷺ پر اور خارجیوں نے مولیٰ علی حیدر کرار رضی

اللہ تعالیٰ عنہ پر لگایا تھا۔ جیسا کہ آئندہ صفحات پر انشاء اللہ تعالیٰ باحوالہ بیان کیا جائے گا۔

مسلمانان ہند کو شرک قرار دینے اور بات بات پر شرک کا فتویٰ لگانے میں وہابیوں اور دیوبندیوں کے مسلمہ بزرگ مولوی اسماعیل دہلوی علیہ ما علیہ حد سے گزر گئے اپنی مشہور کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتا ہے۔

(۱) اول سننا چاہیے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب ہے۔ (تقویۃ الایمان پہلا باب صفحہ ۲۳)

مزید لکھتا ہے۔

(۲) اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

(تقویۃ الایمان)

مولوی اسماعیل دہلوی امت مسلمہ کو شرک قرار دینے میں یہاں تک بڑھ گئے کہ تقویۃ الایمان میں صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک نقل کی جس میں قرب قیامت کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہوا چلے گی جس کی وجہ سے سارے مومن فوت ہو جائیں گے باقی وہی رہ جائیں گے جن میں کچھ بھلائی نہیں (یعنی کافر و مشرک) پس وہ اپنے باپ دادوں کے دین پر پھر جائیں گے۔

اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد فائدہ بیان کرتے ہوئے کمال ذہناتی سے لکھ دیا کہ۔

"اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں قدیم شرک بھی رائج ہوگا۔

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔" (تقویۃ الایمان فصل رابع صفحہ ۹۲)

قارئین کرام! اس حدیث پاک میں قرب قیامت کا حال بیان ہو رہا ہے کہ جب قیامت آنے کو ہوگی ایک ہوا چلے گی جس کی وجہ سے سارے مومن فوت ہو

جائیں گے اور صرف مشرک و کافر باقی رہ جائیں گے۔

اور مسلم شریف کی دوسری حدیث مبارکہ میں واضح بیان موجود ہے کہ جب دجال نکلے گا چالیس سال تک رہے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے دجال کو ہلاک کریں گے۔ سات سال تک لوگوں میں رہیں گے پھر وہ ہوا چلے گی جس سے مومن فوت ہو جائیں گے سب مشرک و کافر باقی رہیں گے۔ (صحیح مسلم شریف کتاب الحنن جلد ۲ صفحہ ۴۰۳ قدیمی کتب خانہ) لیکن مولوی صاحب کو امت مسلمہ کو مشرک قرار دینے کا اتنا شوق چڑھا کہ اپنے زمانے کے لیے ہی کہہ دیا۔ کہ سو بیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی مومن دنیا سے ختم ہو گئے اور باقی سب لات وعزلی کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے ہیں (نعوذ باللہ تعالیٰ من ذلک)

وہابیوں دیوبندیوں کی طرف سے اہلسنت و جماعت پر شرک کے فتوے

(۱) جو حضور اقدس ﷺ کو قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہے وہ ابو جہل کے برابر مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان)

(۲) رسول بخش، نبی بخش، غلام معین الدین اور غلام محی الدین نام رکھنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان)

(۳) یہ کہنا کہ خدا در رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا شرک ہے۔

(مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

(۴) کسی نبی یا ولی کے مزار کی زیارت کیلئے سفر کرنا، ان کے مزار پر روشنی کرنا، فرش بچھانا، جھاڑو دینا، لوگوں کو پانی پلانا اور ان کے لیے وضو اور غسل کا انتظام کرنا شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان)

(۵) یایوں کہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا بیغمبر کی قسم کھائے سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اس کو شرک فی العادة کہتے

ہیں۔ (تقویۃ الایمان)

قارئین کرام! یہ ہیں وہ فتوے جو وہابیوں دیوبندیوں کے اکابر علماء نے امت مسلمہ پر لگا کر امت مسلمہ کو مشرک قرار دیا حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ آئیے احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کرتے ہیں

کیا امت مصطفیٰ ﷺ شرک کر سکتی ہے؟

مصطفیٰ کریم ﷺ نے قسم کھائی کہ میری امت شرک نہیں کرے گی۔

(۱) حدیث مبارکہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

إِنِّي فَرَحْتُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي
الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ
مَا أَخَافُ مِنْ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافِسُوا فِيهَا

(بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۸)

بے شک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بے شک! اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے کہ تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے۔

(۲) حدیث مبارکہ

امام مسلم علیہ الرحمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَلَكِنْ فِي التَّخْوِيشِ بَيْنَهُمْ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۷۲ قدیمی کتب خانہ،

جامع ترمذی جلد ۲ ص ۱۶، مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۵۲)

ترجمہ: بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیہ عرب کے نمازی
اسے پوچھیں ہاں اُن میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔
(۳) حدیث مبارکہ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور سید عالم
ﷺ اپنی امت کے متعلق فرماتے ہیں۔

أَمَّا إِنَّهُمْ لَا يَعْْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَتَنًا وَلَكِنْ
يُرَآؤْنَ بِأَعْمَالِهِمْ

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۱۰۵ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی)

خبردار ہو رہو بیشک وہ نہ سورج کو پوچھیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بت کو۔
ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کو اعمال کریں گے۔

ان احادیث طیبات سے معلوم ہوا کہ امت مصطفیٰ ﷺ شرک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ
رسول اکرم ﷺ نے قسم بیان فرما کر کہا کہ اللہ کی قسم ہے مجھے میری امت پر شرک کا
ڈر نہیں ہے اور میرے امتی چاند، سورج، پتھر اور بتوں کی عبادت نہیں کریں گے۔

فتویٰ لگانے والے غور کریں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُؤِيَ بِهِ جَنَّةُ
عَلَيْهِ وَكَانَ رَدَّائِهِ إِلَى سَلَامٍ اعْتَرَاهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْسَلَخَ مِنْهُ
وَكَبَدَهُ وَرَأَاهُ ظَهْرَهُ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالْبَشَرِكِ
قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالْبَشَرِكِ الْمُرْمِي أَوِ الرَّامِي؟

قَالَ بَلِ الرَّامِي . هَذَا اسْنَانٌ جَيِّدٌ

(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۶۵ مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور)

ترجمہ: بے شک مجھے تم پر ایسے شخص کا خوف ہے جو قرآن اتار پڑھے گا
کہ اس کے چہرہ پر اس کی رونق بھی نظر آئے گی اس کا اوڑھنا بچھونا
اسلام بن جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ چیز اس کو لاحق رہے
گی۔ پھر اس شخص سے وہ حالت چھن جائیگی وہ ان تمام چیزوں کو پس
پشت ڈال کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے ہتھیار پکڑ کر
حملہ آور ہوگا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں
نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (ﷺ) جس پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ
شرک کا حق دار ہوگا یا کہ شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا نبی کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا بلکہ شرک کا فتویٰ لگانے والا (یہ سند جید ہے۔)

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا سنتی مسلمانوں پر شرک کی تہمت لگانے والا
خود مشرک ہے۔

سب سے پہلے یہودیوں نے نبی پاک ﷺ پر اور صحابہ پر شرک کا فتویٰ لگایا
قارئین کرام! وہابیہ دیا بنہ آج بات بات پر اہلسنت و جماعت پر شرک کا فتویٰ
لگاتے ہیں اور یہی شرک کا فتویٰ چودہ سو سال پہلے یہودیوں نے نبی اکرم ﷺ اور
صحابہ کرام علیہم الرضوان پر لگایا

صحابہ کرام علیہم الرضوان جب کسی کام کا ارادہ کرتے یہ افظ کہا کرتے تھے۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ

اگر اللہ چاہے اور اس کا رسول چاہے یا یہ کہا کرتے تھے اگر اللہ چاہے پھر
آپ چاہیں لیکن نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کبھی بھی اس جملہ کہنے

أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَنْذِرُونَ وَإِنَّكُمْ تُشِيرُونَ
تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ
ﷺ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَخْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُولُوا أَحَدٌ
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شِئْتُ (سنن نسائی شریف جلد ۲ ص ۱۳۳ قدیمی کتب خانہ)

یعنی ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر
عرض کی بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو۔ بیشک تم لوگ شرک
کرتے ہو یوں کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔ اور کعبے کی قسم کھاتے
ہو اس پر سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا کہ تم کھانا
چاہو تو یوں کہو رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ اور پھر
جو چاہو تم۔

قارئین کرام! یہ بات زہن نشین کر لیں کہ جو بات شرک یا کفر ہوگی وہ ہر
دین اور ہر دور میں کفر و شرک ہے۔ ہاں حلال حرام میں تبدیلی آتی رہی کہ کچھ چیزیں
پہلی امتوں میں حلال تھیں مگر ہماری شریعت میں وہ حرام کر دی گئیں۔ لیکن یہ نہیں ہوا
کہ پہلی امتوں میں یا ابتداء اسلام میں کوئی بات اسلام ہو اور بعد میں کفر ہوگئی۔

لہذا صحابہ کرام جو انشاء اللہ و رسول کہتے تھے وہ مشرک نہیں تھے ورنہ اگر شرک
ثابت کریں تو کیا صحابہ کرام پہلے شرک کرتے رہے اور حضور اکرم ﷺ ان کو منع نہ
کر کے ان کے شرک پر راضی رہے اور کیا یہودی کے تو حید سکھانے سے حضور ﷺ
اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تو حید کا پتہ چلا اور یہ پتہ چلا کہ یہ تو شرک
ہو رہا ہے۔ حالانکہ جیسے راعنا کا کلمہ بدل دینے کا حکم دیا گیا ان کلمات کو بھی بدل

دینے کا حکم فرمایا تا کہ کسی کو کسی قسم کے اعتراض کا موقع نہ ملے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے فتوے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی نہ بچ سکے
تقویۃ الایمان میں لکھ دیا کہ "یا یوں کہے کہ اللہ اور رسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا
جینغیر کی قسم کھاؤں سوان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اس کو شرک فی العادۃ
کہتے ہیں"۔ (تقویۃ الایمان ص ۹۰۸ مطبع علی)

خارجیوں نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شرک کا فتویٰ لگایا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
اجازت چاہی کہ خارجیوں کو نصیحت کروں اجازت مل گئی تشریف لے جا کر ان سے
پوچھا تمہیں امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی بات ناپسند لگی تو انہوں نے کہا۔

واقعہ صفین میں حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ابو موسیٰ اشعری (رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکم بنایا۔ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو حکم ماننا تو شرک ہے لہذا
حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے شرک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ط حکم نہیں مگر اللہ کے لئے (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف ۶۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی قرآن کریم میں یہ بھی تو ہے۔

فَابْعَثُوا حُكَمَاءَ مِنْ أَهْلِهِ وَحُكَمَاءَ مِنْ أَهْلِهَا

زن و شوہر میں خصومت (یعنی جھڑا) ہو جائے تو ایک حکم اس کی

طرف سے بھیجو (پارہ ۵ سورۃ نساء ۳۵) اور ایک حکم اس کی طرف سے

یہ جواب سن کر پانچ ہزار خارجی تائب ہوئے۔ یہ وہی طریقہ استدلال ہے جو

آج دھابانی کرتے ہیں کہ ذاتی اور عطائی کا فرق نہیں کرتے۔ نفی کی آیتوں پر دعویٰ

ایمان اور اثبات کی آیتوں سے کفر۔

نوٹ:- یاد رہے خارجی وہ گمراہ فرقہ تھا جو اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عداوت رکھتا تھا۔ وہ فرقہ اب اگرچہ مجموعی طور پر موجود نہیں لیکن اس کے اعتقادات بعض موجودہ گمراہ فرقوں میں موجوز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ رکھے اس ساری وضاحت کے بعد سمجھئے کہ شرک ہے کیا اور شرک کسے کہتے ہیں؟

شرک کی تعریف

الْإِشْرَاقُ هُوَ إِتْبَاعُ الشَّرِيكَ فِي الْأُلُوهِيَّةِ بِمَعْنَى وَجُوبِ
الْوُجُودِ كَمَا لِلْمَجُوسِ أَوْ بِمَعْنَى اسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ كَمَا لِعَبْدَةِ
الْأَصْنَامِ (شرح عقائد ملی ص ۱۰۱)

مرادی ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی کو اس کے ساتھ الوہیت میں اس طرح شریک کیا جائے کہ اس غیر کو اللہ تعالیٰ کی طرح واجب الوجود مانا جائے۔ جیسے مجوسی کرتے ہیں یا اس غیر کو اللہ تعالیٰ کی طرح عبادت کا مستحق سمجھا جائے۔ جیسے بتوں کے پوجاری۔

شرک کی اقسام

- (۱) شرک فی الذات (۲) شرک فی العبادات
- (۳) شرک فی الصفات

(۱) شرک فی الذات: شرک فی الذات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کو واجب الوجود قدیم اور مستقل مانا جاتا ہے اس طرح غیر خدا کو بھی واجب الوجود یا قدیم اور مستقل مانا جائے۔ کہ وہ غیر خدا بھی ہمیشہ سے ہے اور مستقل ہے۔ یا کسی کی ذات کو اللہ تعالیٰ جیسا تسلیم کیا جائے تو ایسا شخص شرک فی الذات کا ارتکاب کرنے کی

درجہ سے مشرک قرار پائے گا اگرچہ وہ یہ نظریہ انبیاء و اولیاء خواہ حضور سید الرسل والا انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق ہی کیوں نہ رکھے۔

اہلسنت کا عقیدہ: الحمد للہ رب العالمین اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی واجب الوجود نہیں اس کی ذات جیسی کسی کی ذات نہیں اور اس کی صفات جیسی کسی کی صفات نہیں اور انبیاء و اولیاء بلکہ سید الرسل والا انبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ بھی واجب الوجود نہیں بلکہ ممکن الوجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ اور اس کے محتاج ہیں۔

(۲) شرک فی العبادات: شرک فی العبادات کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کو عبادت کا مستحق سمجھا جاتا ہے اسی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھا جائے یا کسی کو اللہ، قدیم، مستقل یا واجب الوجود سمجھ کر اس کے ساتھ عاجزی یا تعظیم والا معاملہ کیا جائے۔

عبادت اور تعظیم میں فرق: عبادت کسی کو اللہ، واجب الوجود، مستقل و قدیم سمجھ کر اس کے لیے عاجزی کرنا عبادت کہلاتا ہے۔ تعظیم کسی کو غیر مستقل، ممکن الوجود، اللہ کا بندہ اور اس کا محبوب سمجھ کر یا اپنے ماں باپ اور پیرو مرشد اور استاذ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا تعظیم کہلاتا ہے۔ مثلاً

(۱) عبادت: نماز میں قیام کی حالت میں ہاتھ باندھ کر عاجزی کی جاتی ہے اللہ کی بارگاہ میں اسے مستقل، واجب الوجود سمجھ کر تو قیام کی حالت میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا عبادت کہلائے گا۔

تعظیم: اپنے ماں باپ، پیرو مرشد یا استاذ کے سامنے عاجزی سے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں ان کو غیر مستقل، مخلوق خدا سمجھ کر اس لیے یہ عاجزی تعظیم کہلائے گی۔

(۲) عبادت: رکوع کے بعد کھڑے ہو کر قومہ میں دونوں ہاتھ چھوڑ کر عاجزی کرتے ہیں اللہ کے سامنے اسے مستقل سمجھ کر لہذا یہ عاجزی عبادت کہلائے گی۔

تعظیم: قومی ترانہ میں ہاتھ کھلے چھوڑ کر تعظیماً کھڑے ہوتے ہیں یہ تعظیم ہوگی عبادت نہیں۔

(۳) عبادت: التحیات میں ہم اللہ تعالیٰ کو واجب الوجود اور مستقل مانتے ہوئے بیٹھ کر عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ عبادت کہلائے گا۔

تعظیم: اسی کیفیت میں استاذ کے سامنے بیٹھ کر، مخلوق اور غیر مستقل مان کر عاجزی کا اظہار کریں تو تعظیم ہوگی۔

حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آ کر تشہد کی حالت میں

بیٹھ گئے حدیث کے کلمات یہ ہیں

فَاسْتَدْرَكْتَنِي إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ

(صحیح مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۷)

پس حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیئے۔

لہذا یہ تعظیم تھی عبادت نہیں۔

(۴) عبادت: ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہیں اسے اللہ، واجب بالذات اور قدیم مان کر لہذا یہ سجدہ عبادت کہلائے گا۔

تعظیم: انہیں فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو بھی سجدہ کیا۔ مخلوق، غیر مستقل سمجھ کر لہذا وہ تعظیم کہلایا۔

سجدہ کے متعلق وضاحت

یاد رہے کہ سجدہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) سجدہ تعبدی (۲) سجدہ تعظیمی (حفظ الایمان اشرف علی تھا نوری دیوبندی)

(۱) سجدہ تعبدی کسی کی عبادت کے لیے اس کو سجدہ کرنا سجدہ تعبدی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ تعبدی کرنا کفر ہے۔

(۲) سجدہ تعظیمی کسی کو اللہ تعالیٰ کا محبوب سمجھ کر، مخلوق سمجھ کر سجدہ کرنا اس کو سجدہ تعظیمی کہتے ہیں۔ پچھلی شریعتوں میں جائز رہا ہے۔ مگر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ تعظیمی کرنا بھی سخت حرام ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سجدہ تعظیمی کے حرام ہونے پر مستقل ایک کتاب لکھی ہے۔ الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود الخیۃ جو کہ فتاویٰ رضویہ شریف کی بانو ۲۲ جلد میں بھی موجود ہے۔

جنس میں آپ نے کثیر احادیث مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت سے کہا جاتا کہ مرد کو سجدہ کرے مگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ شرک فی العبادات کی وضاحت کے بعد اہلسنت کا عقیدہ واضح ہو گیا کہ الحمد للہ ہم سنی لوگ انبیاء، اولیاء کی تعظیم و توقیر تو ضرور کرتے ہیں مگر عبادت نہیں۔ کیونکہ تعظیم و توقیر کا حکم تو مامورین اللہ ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے تو حضور اکرم ﷺ کی اتنی تعظیم کی کہ حدیث پاک میں ہے

مَسَّاتَنَحَمَ النَّبِيُّ نَحَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا

وَجْهَهُ وَجِلْدُهُ (صحیح بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۸)

نہیں تھوک مبارک گرایا نبی پاک ﷺ نے مگر وہ کسی صحابی کے ہاتھ پر گرا پس وہ اس کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا۔

یعنی صحابہ کرام تھوک مبارک زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے تھے۔ مزید تفصیل کتب احادیث میں دیکھی جاسکتی ہے۔

(۲) شرک فی الصفات

شرک فی الصفات کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے ساتھ ذاتی طور پر متصف ہے اسی طرح کسی دوسرے کو ان صفات کے ساتھ ذاتی طور پر متصف مانا جائے اور اس غیر خدا کی وہ صفات ذاتی مانی جائیں تو شرک فی الصفات ہوگا۔

شرک کی اقسام میں سے شرک فی الصفات ہی کو لے کر وہابیہ دہلیہ اہلسنت وجماعت پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں کہ دیکھو

مشکل کشا ہونا، دافع بلا، عالم الغیب، داتا اور غوث ہونا یہ اللہ کی صفات ہیں اور یہ سنی لوگ انبیاء اولیاء کو داتا، مشکل کشا، فریاد رس مانتے ہیں لہذا شرک فی الصفات کے مرتکب ہو کر مشرک قرار پاتے ہیں۔

وہابیہ دہلیہ کا یہ اعتراض حقیقت و مجاز اور ذاتی اور عطائی کے فرق سے نا آشنا فی کی وجہ سے ہے۔ لہذا مناسب یہی ہے اس مقام پر حقیقت و مجاز اور ذاتی و عطائی کے فرق کو بیان کر دیا جائے تاکہ شرک فی الصفات کی بحث کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

حقیقت اور مجاز کا فرق

حقیقت: وہ لفظ جو اپنے معنی موضوع لفظ میں استعمال ہو یعنی جس چیز کے لیے وہ

لفظ وضع کیا (بنایا) گیا ہے اسی کیلئے ہو جیسے لفظ اسد اس کا معنی ہے شیر جس وقت لفظ اسد کا استعمال اس چیرنے پھاڑنے والے درندے کے لیے ہو جس کو شیر کہتے ہیں تو اس وقت کہیں گے کہ لفظ اسد اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے۔

مجاز: وہ لفظ جو اپنے معنی موضوع لفظ کے غیر میں استعمال ہو۔ یعنی جس چیز کے لیے وہ لفظ وضع کیا (بنایا) گیا ہے اس چیز کے لیے استعمال نہ ہو۔ لفظ اسد اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جس شخص میں شیر جیسی شجاعت اور بہادری پائی جائے۔ حالانکہ حقیقتاً وہ اسد یعنی شیر نہیں لیکن وصف شجاعت کی وجہ سے اس کو مجازاً اسد یعنی شیر کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ مولیٰ علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوی ﷺ سے اسد اللہ (اللہ کا شیر) کا لقب ملا۔ تو یہ مجاز ہے۔

سب مدینہ کہنے پر وہابیوں کے اعتراض کا جواب

فرقہ وہابیہ کے مولوی اسٹیجوں پر چڑھ کر بڑی ترنم کے ساتھ آیت مبارکہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں بھی دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تحقیق ہم نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا" لیکن یہ سنی لوگ اپنے آپ کو سب مدینہ (مدینے کا کتا) کہتے ہیں۔ یہ باوجود انسان جو کہ احسن تقویم پر پیدا کیا گیا، ہونے کے اپنے آپ کو کتا کہتے ہیں جو کہ پلید جانور ہے۔

جواب: حقیقت اور مجاز کا فرق جاننے والا شخص ان کے اس اعتراض کی طرف کان نہیں دھرے گا۔ اس لیے کہ اپنے آپ کو سب مدینہ (مدینے کا کتا) کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ جس طرح حقیقی کتا پلید جانور ہے میں بھی وہ پلید جانور ہوں بلکہ جس طرح شیر کا وصف ہے شجاعت۔ وصف شجاعت پائے جانے کی وجہ سے انسان کو

اسد یعنی شیر کہتے ہیں اسی طرح وفا کا وصف کتے کا وصف ہے کہ اسے مالک کھانا دے یا نہ دے وہ ہر حالت میں دروازے پر چوکیداری کرتا رہتا ہے اور مالک کا وفادار رہتا ہے۔ لہذا اگر وصف شجاعت کی وجہ سے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مجازاً اسد اللہ (اللہ کا شیر) کہا جائے تو احسن تقویم کے خلاف نہیں تو اسی طرح اگر وصف وفاداری کی وجہ سے ہم اپنے آپ کو مجازاً سگ مدینہ (مدینے کا کتا) کہیں تو احسن تقویم کے خلاف نہیں۔

حقیقی اور مجازی کی دوسری مثال

بلاغت کی کتابوں میں ایک مشہور مثال دی جاتی ہے کہ اَنْبَتَ رَبِيعُ الْبَقْلِ "موسم نے سبزی کو اُگایا۔"

اگر یہ جملہ کوئی دھریہ کہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر ہوتا ہے اور موسم کو موثر حقیقی سمجھتا ہے کہ موسم نہ ہو تو سبزی نہیں اُگ سکتی اور موسم مومنیت (اُگانے والا) حقیقی ہے تو دھریہ کا یہ قول کفر ہوگا۔ لیکن اگر یہی قول کوئی مومن کہے کہ موسم نے سبزی کو اُگایا تو اس کا یہ قول کفر نہیں اس لیے کہ مومن موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کو سمجھتا ہے اور موسم کو فقط سبب سمجھتا ہے اور مجازاً انبات کی نسبت موسم کی طرف کرتا ہے۔ یعنی موسم کو مومنیت مجازی سمجھتا ہے۔

ذاتی اور عطائی کا فرق

عقیدے کی مشہور کتاب عقائد نسفیہ میں ہے کہ

وَلَهُ صِفَاتُ اَزَلِيَّةٍ قَائِمَةٌ بِذَاتِهِ وَهِيَ لَا هُوَ وَلَا غَيْرُهُ اور اللہ تعالیٰ کے لیے صفات ازلیہ ہیں جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہیں وہ صفات نہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا عین ہیں نہ غیر وَهِيَ الْعِلْمُ وَالْقُدْرَةُ وَالْحَيَوَةُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَالْاِرَادَةُ اور وہ صفات علم ہے اور قادر ہونا اور زندہ ہونا اور سنتا اور دیکھتا اور ارادہ کرنا

وَالْمَشِيئَةُ وَالْفِعْلُ وَالْكَوْنُ اور مشیت (چاہنا) اور کرنا اور پیدا کرنا اور کلام کرنا (متن عقائد نسفیہ)

قارئین کرام! علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لیکن انسان جس کو دین کا علم ہوا اس کو علم کہتے ہیں، قادر ہونا اللہ کی صفت، انسان بھی کئی کاموں پر قادر۔ زندہ ہونا اللہ کی صفت، انسان بھی زندہ اللہ تعالیٰ بھی سنتا اور دیکھتا، انسان بھی سنتا اور دیکھتا ہے۔ ارادہ مشیت فعل اللہ تعالیٰ کی صفت، انسان بھی ارادہ مشیت اور فعل کرتا ہے۔ پیدا کرنا اور کلام کرنا اللہ تعالیٰ کی صفات مگر انسان بھی کلام کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مٹی سے پرندہ بنا دیئے، اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ذاتی ہیں مگر مخلوق کی تمام صفات عطائی ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی متعدد صفات بیان فرمائی مگر وہی صفات مخلوق کے لیے بھی بیان فرمائی۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن مجید میں صفات ذاتی اور عطائی کی مثالیں

(۱) صفت ذاتی کی مثال

اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱)

بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا

(پارہ ۲۹ سورۃ دھر آیت ۲)

ہم نے آدمی کو پیدا کیا مٹی سے کہ اسے جانچیں تو اسے سنتا

دیکھتا کر دیا۔ (کنز الایمان)

(۲) صفت ذاتی کی مثال

مَالَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ (پارہ ۱۵ سورۃ کہف آیت ۲۶)
اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

صفت عطائی کی مثال

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۷۱)
مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

(کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا (پارہ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۵۵)
یعنی اے مسلمانوں تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ

ایمان والے (کنز الایمان)

مزید فرماتا ہے:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ (پارہ ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۴)

بیشک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور صالح المؤمنین اور انیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مدد پر ہیں۔ (کنز الایمان)

(۳) صفت ذاتی کی مثال

اللَّهُ يَتَوَكَّلُ عَلَى الْإِنْفُسِ (پارہ ۲۳ سورۃ قمر آیت ۴۲)

اللہ ہے کہ موت دیتا ہے جانوں کو (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

قُلْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ الْوَلَدُ الَّذِي يَرْتَكِبُ الْإِثْمَ (پارہ ۲۱ سورۃ الحجۃ آیت ۱۱)

تو فرماتے ہیں موت دیتا ہے وہ مرگ کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ (کنز الایمان)

(۴) صفت ذاتی کی مثال

إِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۵۵)

بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳) (کنز الایمان)

(۵) صفت ذاتی کی مثال
اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ (پارہ ۷ سورۃ النعام آیت ۵۷)

حکم نہیں مگر اللہ کا۔ (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

أَتَيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا (پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳)

ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا (کنز الایمان)

(یہ بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ہے)

(۶) صفت ذاتی کی مثال

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرِيمٌ (پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۱۴۳)

بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہربان والا ہے۔ (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ (پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۲۵)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا

مشقت میں پڑنا گراں ہے بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان (کنز الایمان)

(۷) صفت ذاتی کی مثال

اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے فرماتا ہے
وَقُلْ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

(پارہ ۱۸ سورۃ مومن آیت ۲۹)

اور کہہ اسے میرے رب! مجھے برکت والا اتارنا اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ (کنز الایمان)

صفت عطائی کی مثال

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا:
اَلَا تَرَوْنَ اِنِّيْ اُوفِي الْكَيْلِ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

(پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۵۹)

کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پورا پیمانہ عطا فرماتا ہوں اور میں سب سے بہتر اتارنے والا ہوں۔ (کنز الایمان)

دیکھئے وہاں نوح علیہ السلام کہتے ہیں یا اللہ تو خیر المنزلیں ہے اور یہاں یوسف علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ میں خیر المنزلیں ہوں۔

مذکورہ آیات طیبات سے واضح ہو گیا جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفت، سمیع ہے، بصیر ہے، ولی ہے، رؤف رحیم ہے، خیر المنزلیں ہے اس طرح اللہ نے یہ صفات اپنے بندوں کو بھی عطا کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ صفات ذاتی اور بندوں کی صفات عطائی یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے سے ان کو ملیں۔

لہذا داتا، مشکل کشا، فریاد رس، غوث اللہ تعالیٰ ہی کی صفات ہیں لیکن اللہ

تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مشکل حل کرنے، فریاد کو پہنچنے اور خزانے بخش دینے کی قدرت عطا فرمائی ہے اس لیے ان کو مجاز اَداتا، مشکل کشا کہنا درست ہوگا۔

لفظ داتا کا استعمال

داتا کا معنی ہے دینے والا اور رب کا معنی ہے پالنے والا۔ رب اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے جو داتا سے بڑھ کر ہے اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو داتا کہنا شرک ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو رب کہنا بھی شرک ہوتا حالانکہ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو اپنا رب کہا۔ فرمایا

اِنَّهٗ رَبِّيْ اَحْسَنَ مِّنْ وَّائِيْ (پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۲۳)

بیشک عزیز مصر میرا رب ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا۔ (کنز الایمان)

اور یوسف علیہ السلام نے جیل کے ساتھیوں سے کہا

اِنَّا اَحَدٌ كُمْ مَّا فَيَسْقِي رَبُّهُ خَمْرًا (پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۴۱)

تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

فَاَنْسَلُهُ الشَّيْطٰنُ يَذْكُرُ رَبِّهٖ (پارہ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۴۲)

تو اسے بھلا دیا شیطان نے اپنے رب (بادشاہ مصر) کے آگے (یوسف)

کا ذکر کرنا۔ (کنز الایمان)

سبحان اللہ! اگر بادشاہ کو مجازی پرورش کی وجہ سے میرا رب۔ اس کا رب۔ تیرا رب کہنا جائز ہے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی کو مجاز اَداتا کہنا کیونکر شرک ہوا۔

ہمارے لیے اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ کافی ہے

آج کل وحابی دیوبندی اشتہار چھپوا کر مختلف جگہوں پر چسپاں کرتے ہیں

جس پر مونے خط سے لکھا ہوتا ہے ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ در پردہ وہ اس سے کسی اور چیز کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو بھی کافی کہنا یا ماننا شرک تو نہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

(پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۴)

اے نبی کافی ہے تجھے اللہ اور جو مسلمان تیرے پیرو ہوئے۔ (کنز الایمان)

(۲) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قَالَ اللَّهُ كَمَا فِيكُمْ وَرَسُولُهُ

(معجم الکبیر الطبرانی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۹)

پس اللہ اور اس کا رسول تمہیں کافی ہے۔

(۳) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا گھر والوں

کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو عرض کی

أَبَقِيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۲۴۲)

میں اپنے گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں

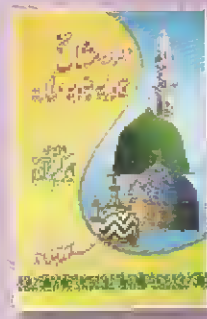
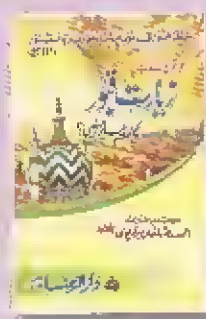
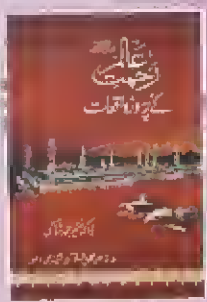
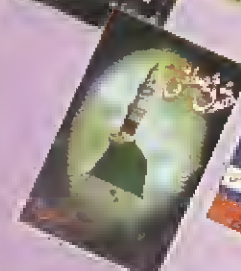
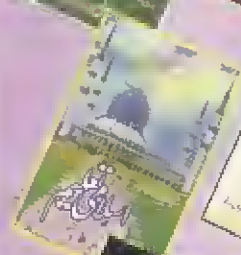
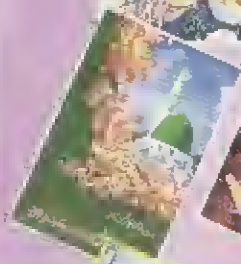
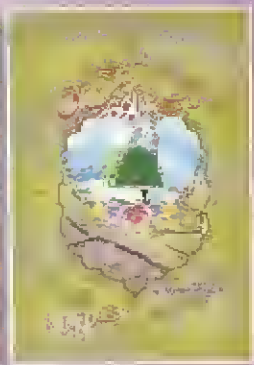
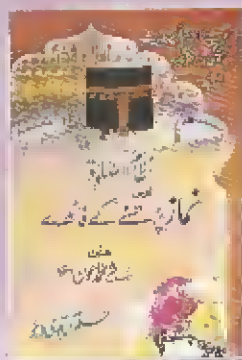
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر کے صدقے میری میرے والدین کی اور تمام امتِ مصطفیٰ ﷺ کی مغفرت فرمائے۔

آمین بجاء النبی الکریم علیہ وعلى آله

وإصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم

قابل مطالعہ کتابیں

حدائقِ بخشش



مسکن انوی
داتا دار مکتب کتب و کتب و کتب

7225605